

از عدالت اعظمیٰ

آر۔ ایس۔ اے۔ سی۔ کاسی آئیر

بنام

انکم ٹیکس کمشنر،

میسور، ٹراوانکور۔ کوچین

اور کورگ، بنگلور

ایس۔ کے داس، ایم ہدایت اللہ، کے سی داس گپتا،

جے۔ سی۔ شاہ اور این۔ راجگوپالا اینگر، جسٹسز)

انکم ٹیکس۔ ٹراوانکور۔ کوچین اسٹال کا انڈین یونین کے ساتھ انضمام۔ حکومت ہند کا
براہ راست تشخیص یا دوبارہ تشخیص کی کارروائی کا اختیار۔ ٹراوانکور انکم ٹیکس ریگولیشن VIII آف
M.E.1096۔ ٹراوانکور ٹیکسیشن آن انکم (تحقیقاتی کمیشن) دفعہ 1124 ایم۔ ای۔ ذیلی
دفعات (2)، (4)، (5)، (6)۔ ایفون اور محصولات کے قوانین (درخواست کی توسیع)
ایکٹ (33 آف 1950)، دفعہ 2، 3، 3 (سی)۔

7 مارچ 1949 کو ریاست ٹراوانکور۔ کوچین انڈین یونین کے ساتھ ضم ہو گئی۔ لیکن
ٹراوانکور انکم ٹیکس ریگولیشن، VIII آف 1096 (ملیالم دور) اور ٹراوانکور ٹیکسیشن آن انکم
(تحقیقاتی کمیشن) ایکٹ، 1124 (ملیالم دور) جاری رہا۔ اس علاقے پر لاگو کرنے کے لیے
انضمام کے ساتھ نہیں۔

6 اگست، 1949 کو، ٹراوانکور۔ کوچین حکومت نے اپیل کنندگان کے کیس کو انکم
(تحقیقاتی کمیشن) ایکٹ، 1124 ایم۔ ای کے تحت تشکیل کردہ کمیشن کو بھیجنے کا حکم جاری کیا،
جس کی رپورٹ کے مطابق تحقیقاتی کمیشن کہ اپیل کنندگان نے اکاؤنٹنگ سال 1118 ایم
۔ ای میں ایک خفیہ منافع کمایا تھا، جو اپیل کنندگان کی جانب سے پہلے جمع کرائے گئے انکم ٹیکس
ریٹرن میں شامل نہیں تھا۔ ٹراوانکور۔ کوچین حکومت نے رپورٹ کو قبول کیا اور 14 فروری

1950 کے اپنے حکم کے ذریعے واجب الادا ٹیکس کی وصولی کی ہدایت کی۔ انکم ٹیکس افسر نے کوئی نئی تشخیصی کارروائی کیے بغیر، ڈیمانڈ نوٹس جاری کیا۔

یونین لیجسلیچر نے ایون اور محصولات کے قوانین (درخواست کی توسیع) ایکٹ (33 آف 1950) نافذ کیا جس میں ہندوستان کے بعض حصوں تک ایون اور محصولات کے بعض قوانین کی توسیع کی سہولت فراہم کی گئی۔ مذکورہ ٹراوانکورا نوٹسٹی گیشن ایکٹ کے دفعہ 8(2) کے تحت اختیار کے استعمال میں، 25 اکتوبر 1951 کو حکومت ہند کے ایون اور ریونیولاز (درخواست کی توسیع) ایکٹ کے دفعہ 3، شق (c) کے ساتھ پڑھا گیا نے ہدایت کی کہ ٹراوانکورا انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت مناسب تشخیص کی کارروائی اپیل کنندگان کے خلاف کی جائے تاکہ چھپی ہوئی آمدنی کا اندازہ لگایا جاسکے یا اس کا دوبارہ اندازہ لگایا جاسکے جو کہ تشخیص سے بچ گئی تھی۔ کمشنر آف انکم ٹیکس نے ڈیمانڈ کے پہلے نوٹس کو واپس لے لیا اور اس کے بعد انکم ٹیکس آفیسر نے دوبارہ تشخیص کی کارروائی کے بعد اپیل کنندگان کو چھپی ہوئی آمدنی پر انکم ٹیکس اور سپرنٹنڈنٹ ادا کرنے کی ہدایت کی۔

حکومت ہند اور ان کے مذکورہ احکامات

اپیل کنندگان نے انکم ٹیکس آفیسر سے پوچھ گچھ کی اور انکم ٹیکس کمشنر نے معاملہ ہائی کورٹ کو بھیج دیا۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ زیر بحث احکامات درست ہیں۔ اپیل کنندہ نے خصوصی رخصت کے ساتھ اپیل کی۔

یہ بات کہی گئی کہ حکومت ہند کو ایون اور محصولات کے قوانین (درخواست کی توسیع) ایکٹ 1950 کے دفعہ 3(c) کے تحت اختیارات حاصل ہیں، غور کرنے کے بعد ٹراوانکورا انکم ٹیکس ریگولیشن کے تحت تشخیص یا دوبارہ تشخیص کے لیے کارروائی کی ہدایت کر سکتے ہیں۔ ٹراوانکورا تحقیقاتی کمیشن کی رپورٹ کے بارے میں۔

14 فروری 1950 کو حکومت ہند کی طرف سے منظور کیا گیا حکم، ٹراوانکورا۔ کوچن حکومت کے پاس کردہ حکم سے مطابقت نہیں رکھتا تھا۔ انکم ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری صرف تشخیص کے موثر آرڈر پر پیدا ہوگی۔ فوری معاملے میں انکم ٹیکس افسر کے ذریعے ایسا کوئی حکم پاس نہ

کیے جانے سے، اس میں کوئی شک نہیں کیا جاسکتا ہے کہ حکومت ہند کی قابلیت کا تعین کرنے کے لیے کارروائی کی ہدایت کرے۔ ٹراوانکور ٹیکسیشن آن انکم (تحقیقاتی کمیشن) ایکٹ کے دفعہ 8(2) میں کچھ بھی نہیں ہے جس میں کہا گیا ہے کہ وہاں صرف ایک بار کارروائی کی جاسکتی ہے، اور اگر اس کے تحت کوئی غیر مجاز ہدایت دی جاتی ہے تو اس حکم کی اصلاح کو روکنے والی کوئی چیز نہیں ہے۔

ٹراوانکور ٹیکسیشن آن انکم (تحقیقاتی کمیشن) ایکٹ کے دفعہ 8 کے ذیلی دفعہ (4) کے مطابق تحقیقاتی کمیشن کے نتائج تمام تشخیص یا دوبارہ تشخیص کی کارروائیوں میں حتمی ہوتے ہیں۔ ایکٹ کے دفعہ 8(2) نے انکم ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 25 سے پیدا ہونے والی حد بندی کو ہٹا دیا۔ نتیجتاً، یہ انکم ٹیکس آفیسر کے لیے مجاز تھا کہ وہ کسی بھی وقت گزر جانے کے باوجود اسسمنٹ کی کارروائی کو دوبارہ کھولے اور اسسمنٹ کا پچھلا حکم اس طرح کی دوبارہ تشخیص میں رکاوٹ کے طور پر کام نہیں کرتا تھا۔

سول اپیل کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 304/56۔

1952 کے انکم ٹیکس ریفرنس نمبر 5 میں سابق ٹراوانکور-کوچین ہائی کورٹ کے 19 جولائی

1954 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی رخصت کے ذریعے اپیل۔

اے۔ وی۔ وشوناتھ ساستری، آرگنٹی آئیر اور جی گوپال کرشنن اپیل کنندہ کے لیے۔

کے این راجگوپال ساستری اور ڈی گپتا، مدعا کے لیے۔

یکم ستمبر سال 1960 کو عدالت کا فیصلہ بذریعہ دیا گیا تھا

شاہ جسٹس۔ کمشنر آف انکم ٹیکس برائے میسور، ٹراوانکور کوچین اور کورگ بنگلور میں انکم

ٹیکس (تحقیقاتی کمیشن) ایکٹ، 1124 کے دفعہ 8(6) کے تحت حوالہ دیا گیا ہے۔ ٹراوانکور

انکم ٹیکس ریگولیشن، 1096 (ملیالم دور) کے دفعہ 113 کے ساتھ پڑھا گیا تفتیشی

ایکٹ— اس کے بعد انکم ٹیکس ایکٹ کے طور پر حوالہ دیا گیا، ٹراوانکور-کوچین کی ہائی کورٹ میں

درج ذیل سوالات:

(1) کیا حقائق اور کیس کے حالات میں کمیشن کے سامنے اس نتیجے پر پہنچنے کے لیے

کوئی ثبوت موجود تھا جس پر وہ اپنی رپورٹ میں آیا؟

(2) حقائق اور کیس کے حالات میں سی نمبر 76 (1) آئی ٹی/51 مورخہ 1951-10-25 حکومت ہند کا حکم تھا جو دفعہ 8(2) کی دفعات کے تحت منظور کیا گیا تھا۔ ٹراوانکوریٹیشن آن انکم (تحقیقاتی کمیشن) ایکٹ 1950 کے ایفون اور ریونیولاز (درخواست کی توسیع) ایکٹ کے دفعہ 3 کے ساتھ پڑھا گیا، ایک قانونی اور درست حکم؟

(3) آیا حقائق پر اور کیس کے حالات میں، انکم ٹیکس افسر کے ذریعہ انکم ٹیکس (تحقیقاتی کمیشن) ایکٹ 1124 کے دفعہ 8(2) کے تحت حکومت کی ہدایات کی تعمیل میں حکم جاری کیا گیا ہے۔ کیا ایک قانونی اور درست حکم تھا؟

ہائی کورٹ نے تینوں سوالوں کا اثبات میں جواب دیا۔ ریفرنس کا جواب دینے والے ہائی کورٹ کے حکم کے خلاف اس اپیل کو خصوصی رخصت کے ساتھ ترجیح دی گئی ہے۔ جن حقائق نے حوالہ کو جنم دیا وہ مختصراً یہ ہیں۔ اپیل کرنے والے تاجروں کی ایک فرم ہیں جو تراویندرم اور ناگر کوئل کے اضلاع تراوانکور۔ کوچین ریاست میں سوت کا کاروبار کرتے ہیں۔ اکاؤنٹنگ سال 1118 ایم۔ ای (17 اگست 1942 سے 16 اگست 1943)، کیلئے اپیل کنندگان نے انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت ایک ریٹرن جمع کرایا جس میں روپے کا خالص ریٹرن 4,78,594-5-0 قابل تشخیص آمدنی کے طور پر دکھایا گیا تھا۔ اور ان کا اندازہ انکم ٹیکس آفیسر کے ذریعہ انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس میں اس ریٹرن پر لگایا گیا۔ 1124 M.E. میں تراوینکور کی مقننہ نے تحقیقاتی ایکٹ نافذ کیا جس میں تراوینکور کی حکومت کو ایک کمیشن تشکیل دینے کا اختیار دیا گیا جس کو ایک انکم ٹیکس تحقیقاتی کمیشن کہا جائے گا جو آمدنی پر ٹیکس لگانے سے متعلق تمام معاملات کی تحقیقات اور رپورٹ کرے، خاص طور پر حوالہ جات کے ساتھ۔ اس حد تک کہ اس طرح کے ٹیکس کی تشخیص اور وصولی سے متعلق موجودہ قانون، اور طریقہ کار اس کی چوری کو روکنے کے لیے ناکافی تھا اور 16 فروری 1950 دفعہ 5 کے تحت، کو پیش کریں۔ رپورٹ پر غور کرنے کے بعد حکومت کو یہ ہدایت کرنے کا اختیار دیا گیا تھا کہ 16 اگست 1939 کے بعد شروع ہونے والی کسی بھی مدت کے سلسلے میں انکم ٹیکس ایکٹ سمیت مختلف ایکٹ کے تحت کارروائی کی جائے۔ دفعہ 8 کے ذیلی سیکشن (4) کے ذریعہ، ذیلی دفعہ (2) کے تحت ہدایت کی پیروی میں کی گئی تمام تشخیص یا دوبارہ تشخیص کی کارروائی، کمیشن کی طرف سے کیس یا اس کے حوالہ کردہ نکات

پر ریکارڈ کیے گئے نتائج یہ تھے، ذیلی دفعہ (5) اور (6) کی دفعات کے تحت حتمی ہونا۔ سیکشن 8 کا ذیلی سیکشن (5) کمیشن کے ذریعہ بنائے گئے کسی بھی حکم سے پیدا ہونے والے قانون کے کسی بھی سوال پر ہائی کورٹ کے حوالہ کے لیے فراہم کرتا ہے۔

7 مارچ 1949 کو ریاست ٹراوانکور۔ کوچین کا انڈین یونین کے ساتھ الحاق ہوا، لیکن انکم ٹیکس ایکٹ اور انویسٹی گیشن ایکٹ انضمام کے باوجود اس علاقے پر لاگو ہوتے رہے۔ 6 اگست 1949 کو، ٹراوانکور۔ کوچین کی حکومت نے ایک حکم نامہ پاس کیا جس میں اپیل کنندگان کے کیس کو تحقیقاتی ایکٹ کے دفعہ 5 کے تحت تحقیقات اور رپورٹ کے لیے کمیشن کو بھیج دیا گیا۔ اس کے سامنے پیش کیے گئے شواہد پر، کمیشن نے اپنی رپورٹ مورخہ یکم فروری 1949 کے ذریعے رکھی تھی کہ اپیل کنندگان نے اکاؤنٹنگ سال 1118 ایم۔ ای۔ میں 1,31,750 روپے کا خفیہ منافع کمایا تھا جو پہلے کی تشخیص میں شامل نہیں تھا۔ اس کے بعد کمیشن نے اپیل کنندگان کے قابل ادائیگی ٹیکس کی گنتی کی اور پایا کہ اپیل کنندگان کے ذریعہ ان کی حقیقی آمدنی پر قابل ادائیگی ٹیکس کی رقم روپے 1,35,736-8-0 تھی۔ اور یہ کہ وہ پہلے سے ادا کیے گئے ٹیکس کے کریڈٹ کے ساتھ اس رقم کی ادائیگی کے ذمہ دار تھے۔ تراوانکور۔ کوچین کی حکومت نے 14 فروری 1950 کے حکم کے ذریعے کمیشن کی رپورٹ کو قبول کیا اور ہدایت کی کہ انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت اپیل کنندگان سے ریکارڈ شدہ نتائج کے مطابق واجب الادا ٹیکس کی وصولی کے لیے فوری اقدامات کیے جائیں۔ کمیشن کی طرف سے اس ہدایت کے مطابق، انکم ٹیکس آفیسر نے، کوئی نئی تشخیص کی کارروائی کے بغیر، 15 مارچ 1950 کو جاری کیا، انکم ٹیکس ایکٹ کے سیکشن 42 کے تحت ایک ڈیمانڈ نوٹس اپیل کنندگان پر عائد اضافی ٹیکس کے لیے کمیشن اور اپیل کنندگان سے 13,337-13-0 روپے بطور اضافی ٹیکس ادا کرنے کو کہا۔ یونین لچسپل چرنے 17 اپریل 1950 کو ایون اور ریونیولاز (درخواست کی توسیع) ایکٹ نافذ کیا جس کے تحت ایون اور محصولات کے کچھ قوانین کو ہندوستان کے کچھ حصوں تک توسیع دی گئی تھی۔ اس ایکٹ کے دفعہ 2 کے ذریعے، دوسروں کے درمیان، ٹیکسیشن آن انکم (انویسٹی گیشن کمیشن) ایکٹ، XXX آف 1947 (مرکزی مقننہ کے ذریعہ نافذ کیا گیا) اور وہاں بنائے گئے تمام قواعد و ضوابط جو کہ ایکٹ کے آغاز سے فوراً پہلے نافذ تھے۔ XXX آف 1950 کو ریاست جموں و کشمیر کے علاوہ باقی ہندوستان تک بڑھا دیا گیا تھا، لیکن دفعہ 3 کے ذریعے، جہاں تک یہ مواد ہے، یہ فراہم کیا۔

"اگر اس ایکٹ کے شروع ہونے سے فوراً پہلے ریاست جموں و کشمیر (xxxx) کے علاوہ کسی بھی حصے B ریاست میں ٹیکسیشن آن انکم (تحقیقاتی کمیشن) ایکٹ، 1947 (XXX آف 1947) سے متعلق کوئی قانون نافذ ہے۔ قانون مندرجہ ذیل ترامیم کے ساتھ نافذ العمل رہے گا"

(a) زرعی آمدنی کے علاوہ دیگر آمدنی پر ٹیکس لگانے سے متعلق معاملات کے سلسلے میں ریاستی کمیشن (جس نام سے بھی پکارا جائے) کے پاس ریفریاز برائے تمام مقدمات، نمٹانے کے لیے مرکزی کمیشن کو منتقل کیے جائیں گے:

----- فراہم کی

----- (بی)

----- (بی بی)

(c) ریاستی قانون میں کوئی بھی حوالہ، الفاظ کی کسی بھی شکل سے، ریاستی حکومت یا ریاستی کمیشن کو، زرعی آمدنی کے علاوہ آمدنی کے سلسلے میں، مرکزی حکومت یا مرکزی کمیشن کے حوالہ کے طور پر سمجھا جائے گا، جیسا کہ معاملہ ہو سکتا ہے؛"

ایون اور محصولات کے قوانین (درخواست کی توسیع) ایکٹ، 1950 کے دفعہ 3، شق (c) کے ساتھ پڑھے گئے تحقیقاتی ایکٹ کے دفعہ 8 (2) کے تحت اختیار استعمال کرنے کا مقصد، حکومت ہند نے 25 اکتوبر 1951 کو ہدایت کی۔ کہ اپیل کنندگان کے خلاف انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت مناسب تشخیصی کارروائی کی جائے تاکہ 1,31,750 روپے کی چھپی ہوئی آمدنی کا جائزہ لیا جائے یا دوبارہ اندازہ لگایا جاسکے جو کہ تشخیص سے بچ گئے تھے۔ یکم جنوری 1952 کو کمشنر آف انکم ٹیکس نے 15 مارچ 1950 کا نوٹس آف ڈیمانڈ واپس لے لیا اور اس کے بعد انکم ٹیکس آفیسر نے اپیل کنندگان کے خلاف دوبارہ تشخیص کی کارروائی شروع کی اور اپنے حکم مورخہ 29 مارچ 1952 کے ذریعے اپیل کنندگان کو ہدایت کی کہ وہ آمدنی چھپی ہوئی آمدنی پر ٹیکس اور سپر ٹیکس کی ادائیگی کریں۔

اپیل کنندگان کی درخواست پر، تفتیشی ایکٹ کے دفعہ 8 (5) کے تحت ٹراوانکور-کوچن ہائی کورٹ میں ایک حوالہ بنایا گیا تھا اور اس سے پہلے جو تین سوالات درج کیے گئے تھے، انہیں اس عدالت میں بھیج دیا گیا تھا۔ ہائی کورٹ کے خیال میں ایسے شواہد موجود تھے جن کی بنیاد پر کمیشن اس نتیجے پر پہنچ سکتا تھا جو اس نے ریکارڈ کیا تھا۔ واضح طور پر، ہائی کورٹ اس سوال کا

جواب دینے میں، اپنے مشاورتی دائرہ اختیار کے استعمال میں شواہد کا جائزہ لینے کے لیے نااہل تھی۔ اور اپیل کنندگان کی جانب سے مسٹر و شو ناتھ ساستری نے پہلے سوال پر ہائی کورٹ کے ذریعہ درج جواب کو چیلنج کرنے کی کوشش نہیں کی۔

حکومت ہند نے کمیشن کی رپورٹ پر غور کرتے ہوئے 25 اکتوبر 1950 کو ہدایت کی تھی کہ اپیل کنندگان کے خلاف تشخیصی کارروائی شروع کی جائے۔ تفتیشی ایکٹ کی دفعہ 8(2)، جہاں تک یہ مواد ہے، مندرجہ ذیل پڑھتا ہے:

رپورٹ پر غور کرنے کے بعد، ہماری حکومت تحریری حکم کے ذریعے ہدایت کرے گی کہ ٹراوانکورا انکم ٹیکس ایکٹ، VIII آف 1096 کے تحت اس طرح کی کارروائیاں اس شخص کے خلاف کی جائیں گی جس کے معاملے سے رپورٹ کسی کی آمدنی کے سلسلے میں متعلق ہو۔ کارکاڈوم، 1124 (16 اگست 1939) کے آخری دن کے بعد شروع ہونے والی مدت اور اس طرح کی ہدایت ملنے پر دفعہ 25 ٹراوانکورا انکم ٹیکس ایکٹ VIII آف 1960 کے موجود پابندیوں کے مناسب قانون کے تحت اس طرح کی کارروائی کی جاسکتی ہے اور مکمل کی جاسکتی ہے۔ اور کسی بھی انکم ٹیکس اتھارٹی یا انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل کے ذریعے کیس میں دیئے گئے وقت کے کسی وقفے یا کسی دوسرے فیصلے کو برداشت نہ کرنا۔

افیون اور محصولات کے قوانین (درخواست کی توسیع) ایکٹ، XXXIII آف 1950 کے دفعہ 3 کے ذریعے، تحقیقاتی ایکٹ اس ترمیم کے ساتھ نافذ العمل رہا کہ ریاستی حکومت کو ریاستی قانون میں حوالہ آمدنی کے علاوہ دیگر آمدنی سے متعلق تھا۔ زرعی آمدنی کو مرکزی حکومت کے حوالے سے سمجھا جائے۔ افیون اور محصولات کے قوانین (درخواست کی توسیع) ایکٹ، 1950 کے نفاذ سے پہلے ٹراوانکورا۔ کوچن حکومت کے ذریعے جو بھی اختیار استعمال کیا جا سکتا ہے، اس لیے، اس ایکٹ کے اطلاق کے بعد سے، مرکزی حکومت کے ذریعے استعمال کیا جاسکتا ہے، اور مؤخر الذکر حکومت کسی کیس کے سلسلے میں ہدایت دے سکتی ہے کہ ٹیکس دہندہ کے خلاف دوبارہ تشخیص کی کارروائی شروع کی جائے۔ اپیل کنندگان کا معاملہ ٹراوانکورا۔ کوچن حکومت کے ذریعے تحقیقاتی کمیشن کو بھیجا گیا تھا اور کمیشن کے ذریعے اس حکومت کو رپورٹ دی گئی تھی، اور اس رپورٹ پر کارروائی کرنے کے لئے تراونیکور۔ کوچن کی حکومت کا اختیار تھا۔ افیون اور محصولات کے قوانین (درخواست کی توسیع) ایکٹ کے دفعہ 3(c) کے ذریعے مرکزی حکومت کو عطا کیے جانے کے بعد، مرکزی حکومت بنیادی طور پر یہ ہدایت دینے کی مجاز تھی کہ انکم

ٹیکس ایکٹ کے تحت کارروائی کی جائے جو کہ جائز ہو اپیل کرنے والوں کے خلاف لیکن اپیل کنندگان کی جانب سے پیش ہونے والے مسٹرو شو ناتھ ساستری دو بنیادوں پر اس بات کا مقابلہ کرتے ہیں:

- (1) کہ مرکزی حکومت انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت کارروائی کرنے کی ہدایت صرف اسی صورت میں دے سکتی ہے جب رپورٹ ٹیکسیشن آن انکم (تحقیقاتی کمیشن) ایکٹ، XXX آف 1947 کے تحت مقرر کردہ کمیشن کے ذریعہ دی گئی ہو، نہ کہ تحقیقاتی ایکٹ کے تحت ٹراوانکور کوچین ریاست کی طرف سے مقرر کردہ کمیشن کی طرف سے بنائی گئی رپورٹ، اور
- (2) کہ ٹراوانکور-کوچن حکومت نے ایک بار واجب الادا ٹیکس کی وصولی کی ہدایت کرتے ہوئے کارروائی کی تھی، وہ تحقیقاتی ایکٹ کے دفعہ 8(2) کے تحت مرکزی حکومت کو دوبارہ اس رپورٹ پر کوئی کارروائی کرنے کی اہل نہیں تھی۔

ہمارے خیال میں ان تنازعات میں سے کسی میں کوئی زور بردستی نہیں ہے۔ دفعہ 8(2) میں "رپورٹ" کے اظہار سے مراد وہ رپورٹ ہے جو دفعہ 8(1) کے تحت کمیشن کے ممبران کی طرف سے بنائی گئی ہے جو تحقیقاتی ایکٹ کے تحت ٹراوانکور-کوچن حکومت کی طرف سے مقرر کی گئی ہے اور اس رپورٹ پر غور کرنے پر حکومت ایفون اور محصولات کے قوانین (درخواست کی توسیع) ایکٹ، 1950 کے نافذ ہونے کے بعد سے، ہندوستان کے پاس اختیار ہے ہدایت کریں کہ انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت تشخیص یا دوبارہ تشخیص کی کارروائی کی جائے۔ ایفون اینڈ ریونیولاز ایکسٹینشن آف اپیلی کیشن) ایکٹ 1950 کے دفعہ 3(c) میں مقدمہ کی طرف سے استعمال کی گئی سادہ زبان پر، اپیل کنندگان کی جانب سے اٹھایا گیا تنازعہ غیر پائیدار ہے۔

14 فروری 1950 کے حکم کے ذریعے، تراونیکور-کوچن کی حکومت نے کمیشن کی رپورٹ کو قبول کر لیا تھا اور بورڈ آف ریونیو کو ہدایت دی تھی کہ اپیل کنندگان سے ٹیکس کی واجب الادا رقم کی وصولی کے لیے ضروری کارروائی کرے، اور اس ہدایت کے مطابق، تشخیص یا دوبارہ تشخیص کی کارروائی کے بغیر، انکم ٹیکس آفیسر کے ذریعہ ایک ڈیمانڈ نوٹس جاری کیا گیا تھا۔ حکومت ہند کی طرف سے 25 اکتوبر 1951 کو جاری کیا گیا حکم نامہ 14 فروری 1950 کے حکم سے کسی بھی طرح مطابقت نہیں رکھتا۔ دونوں احکامات یہ ہدایت دیتے ہیں کہ اپیل کنندگان سے

واجب الاداء انکم ٹیکس کی رقم کی وصولی کے لیے اقدامات کیے جائیں۔ لیکن، جیسا کہ انوسٹی گیشن ایکٹ کے دفعہ 8(4) سے ظاہر ہوتا ہے، انکم ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری صرف تشخیص کے ایک مؤثر حکم پر ہی پیدا ہو سکتی ہے، انکم ٹیکس آفیسر نے ڈیمانڈ نوٹس جاری ہونے سے پہلے آمدنی کا اندازہ نہیں لگایا تھا۔ حکومت ہند ہمارے فیصلے میں، انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعات کے ساتھ مستقل طور پر ٹیکس ادا کرنے کے لیے اپیل کنندگان کی ذمہ داری کا اندازہ لگانے کے لیے یہ ہدایت دینے کی اہل تھی۔ حکومت ہند کی طرف سے 25 اکتوبر 1951 کو منظور کیا گیا حکم، اس لیے 14 فروری 1950 کو ٹراوانکور۔ کوچن حکومت کی طرف سے منظور کیے گئے کسی بھی صورت میں، دفعہ 8(2) میں کچھ بھی نہیں ہیاس سے پہلے کے حکم پر عمل درآمد سمجھا جاسکتا ہے۔ جو اس بحث کو جواز بناتا ہے کہ وہاں صرف ایک بار کارروائی کی جاسکتی ہے۔ اگر دفعہ 8(2) کے تحت کوئی غیر مجاز ہدایت دی جاتی ہے، تو اس پروویژن میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو اس حکم کی اصلاح کو روکتی ہو۔

انوسٹی گیشن ایکٹ کے سب دفعہ (4) آف دفعہ 8 کے ذریعہ، کمیشن کی طرف سے درج کردہ نتائج یا ان کا حوالہ دیا گیا پوائنٹس کو تمام تشخیص یا دوبارہ تشخیص کی کارروائیوں میں حتمی قرار دیا جاتا ہے۔ ایکٹ نے دفعہ (2) آف دفعہ 8 کے ذریعہ اس حد کی بار کو ہٹا دیا ہے جو دفعہ 25 انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت پیدا ہوا تھا۔ اس لیے یہ انکم ٹیکس افسر کے لیے مجاز تھا کہ وہ کسی بھی وقت گزر جانے کے باوجود اس سمنٹ کی کارروائی کو دوبارہ کھولے اور اس سمنٹ کا پچھلا حکم اس طرح کی دوبارہ تشخیص میں رکاوٹ کے طور پر کام نہیں کرتا تھا۔ لہذا ہائی کورٹ نے کمیشنر آف انکم ٹیکس کی طرف سے جمع کرائے گئے تین سوالوں پر اپنے جوابات ریکارڈ کرنے کے ہمارے فیصلے میں حق بجانب تھا۔ اس خیال میں، اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی